# عساکرِ پاکستان کی پنجابی تراجم کے حوالے سے خدمات

میجر خالد محمود

Major Khalid Mahmood

Sialkot Cantt:

***Abstract:***

*The services of the writers of Pakistan Army regarding Punjabi language translations are highly commendable. There had been a lot translations of Punjabi language, in which majority were of Holy Quran, hadees and sayings of sages. In this connection the writers of Pakistan Army are in the forefront. The writers of Pakistan Army have written consolidated translations of the Holy Quran and Surrah, and also apart from prose translations they have translated Qaseda Burda Sharif and poetry of Allama Iqbal. Some army personnel have translated Punjabi poetry of Sofi poets in English and Urdu, so that other language speakers can get knowledge of spiritual thoughts.*

ترجمہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معانی کسی ایک زبان کی لغت کو دوسری زبان میں بیان کرنا ہے۔(۱) اس کا مادہ ’’رجم‘‘ ہے اور انگریزی زبان میں ترجمہ کے لیے Translation (۲) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں ادا کیا ہوا مطلب بھی ترجمہ کہلاتا ہے(۳) اور ترجمہ کے ایک معانی ایک زبان سے دوسری زبان میں لائے ہوئے خیالات (۴) بھی ہیں۔ ترجمہ ایک ایسا فن ہے جو کسی ایک زبان کے متن کو دوسری زبان میں بیان کرتا ہے تاکہ ایک زبان کے جاننے اور بولنے والے دوسری زبانوں کے متعلق بھی واقفیت حاصل کر سکیں۔ پنجابی زبان کے دینی ادب عالیہ پر مشتمل کتابوں کا ترجمہ کرنے والے حضرات کے تراجم پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انھیں دونوں زبانوں پر خاصا عبور تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں جب سے مطالعے کی ترویج ہوئی ہے، پنجابی میں ہزاروں کی تعداد میں تراجم ہوئے ہیں جن میں سے زیادہ تر قرآن کریم، احادیث مبارکہ، آثار صحابہؓ، اقوال بزرگان دین اور فقہی مسائل کے تراجم ہیں۔ ترجمہ نگاری کے اس عمل میں افواج پاکستان کے اہل قلم بھی پیش پیش رہے۔ مجموعی طور پر افواجِ پاکستان کے اہلِ قلم کے تراجم میں قرآن مجید اور اس کی سورتوں کے منظوم اور نثری تراجم کے علاوہ قصیدہ بردہ شریف اور کلام اقبال کے پنجابی منظوم تراجم شامل ہیں۔ کچھ عسکری جوانوں نے صوفیاء کرام کی شاعری کا اردو اور انگریزی میں منظوم و نثری ترجمہ بھی کیا ہے تاکہ دوسری زبان بولنے والے لوگ بھی صوفیانہ خیالات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

عسکری شخصیات کی پنجابی زبان میں ترجمہ نگاری کی روایت گیانی جودھ سنگھ سے ہوئی جو کہ امرتسر بھارت میں ایک جاگیردار سردار حکم سنگھ کے ہاں ۱۸۶۷ء کو پیدا ہوئے اور برطانوی فوج کی ایک سکھ بٹالین میں تعینات تھے۔انھوں نے مہابھارت اور رامائن کا پنجابی زبان میں ترجمہ کیا۔(۵) اُس کے بعد قرآن حکیم اور اس کی سورتوں کے تراجم کا آغاز ہوا۔

## قرآن کریم اور مختلف سورتوں کے پنجابی تراجم

عسکری شخصیات میں سے قرآنی سورتوں کے پنجابی زبان میں ترجمہ کا آغاز پال سنگھ نے کیا۔ پال سنگھ ۱۸۵۰ء میں امرتسر میں پیدا ہوا اور ۲۲ سال کی عمر میں برطانوی فوج میں بھرتی ہو گیا۔ وہاں مسلمان ہو گیا اور نام دین محمد رکھ لیا۔انہوں نے قرآن مجید کے تیسویں پارے کے آخری حصے کا پنجابی نثر میں ترجمہ ۱۸۹۲ء میں کیا۔ پھر انھوں نے پنجابی زبان میں تفسیر بسم اللہ، تفسیر پارہ اول اور تفسیر پارہ دوم لکھی۔(۶) میجر فضل حق نصیرؔ جن کا تعلق گاؤں دھرپالہ سیگن تحصیل گوجرخان سے تھا۔۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷۸ء میں ان کا انتقال ہوا۔انہوں نے ''آیت الکرسی کا منظوم پنجابی ترجمہ'' اور ''اللہ الصمد'' کی پنجابی نثر میں تفسیر لکھی۔شریف کنجاہی پنجابی زبان کے مسلم اُستاد اور پرچارک تھے۔ برطانوی فوج میں کلرک بھرتی ہوئے تھے۔(۷) آپ پنجابی، اردو، فارسی اور انگریزی زبانوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔انھوں نے قرآن پاک کا پنجابی زبان میں ترجمہ دو جلدوں میں ۱۹۹۶ء میں کیا۔ انھوں نے پنج سورہ کا ترجمہ ۱۹۸۰ء میں اور ''نبی پاکؐ دے خطبے (پنجابی نثری ترجمہ)'' ۱۹۸۸ء میں کیا۔ چیف وارنٹ آفیسر محمد ساجد ڈھلوں جن کی رہائش ہاؤس نمبر S-123، سٹریٹ B-3، چوک خیمہ گاہ، امامیہ کالونی، شاہدرہ لاہور میں ہے۔انہوں نے قرآن پاک کی سورتوں کا منظوم پنجابی ترجمہ اپنی کتاب ''مصباح القرآن'' میں کیا۔ ''مصباح القرآن'' آپ کی پنجابی شاعری کی کتاب ہے جس میں آپ نے قرآن پاک کی کچھ سورتوں کا ترجمہ منظوم پنجابی میں کیا۔مولانا محمد منشاء تابش قصوری فرماتے ہیں:

> ''دنیا دیاں ساریاں زباناں وچ کلام الٰہی دے ترجمے تے تفسیراں نثر تے نظم وچ لکھیاں
> آرہیاں نیں۔ساجد ڈھلوں صاحب اُتے وی اللہ پاک دا اجیہا کرم ہویا کہ ایہناں نے اپنی
> مادری زبان وچ قرآن پاک دیاں کجھ سورتاں دا مفہوم شعراں وچ بیان کردتا۔اج ایہہ بندہ
> وی قرآن پاک دے ترجمے تے تفسیراں لکھن والیاں دی صف وچ آکھلوتا اے۔''(۸)

اس کتاب کے کل ۲۰۸ صفحات ہیں اور گنج شکر پرنٹرز لاہور کی طرف سے ۲۰۱۷ء میں چھپی۔کتاب کا آغاز اس کتاب کی وجہ تالیف سے شروع کیا گیا ہے۔ پہلے فضیلت قرآن بیان کی گئی ہے پھر ۵۲ قرآنی سورتوں کا مفہوم پنجابی اشعار میں بیان کیا گیا ہے۔کتاب کے آخر پر اسماالحسنیٰ اور دعائے ساجد لکھی ہے۔

مفہوم سورۃ والتین

انجیراں زیتون شجر دی طور پہاڑ دی قسمے
امناں والے شہر دی سونہہ اے ایہہ فرمایا رب نے
خوب حسین بناوٹ دے وچ ایہہ انسان بنایا
ات ڈنگھیائیاں دے وچ اوہنوں فیر اسیں پرتایا

پر اوہ بندے تے وکھرے نیں جو ایمان لیائے
تے ایمان دی حالت دے وچ چنگے عمل کمائے
بس اوہناں لئی اَجر اے ایسا جو ودھدا ای رہنا
ایہہ ایہناں دا حق اے جیہڑا اوہناں رب توں لینا
فِر وی توں کس گلوں بندیا روز جزا جھٹلاویں
کِیہ اللہ توں وڈا حاکم ہور کوئی وی پاویں(۹)

## قصیدہ بردہ شریف کا منظوم پنجابی ترجمہ

آقائے نام دار رسول کائناتؐ کی شان میں عربی، فارسی اور دیگر تمام زبانوں میں نعتیہ کلام لکھا گیا مگر نعتیہ ادب کا کوئی بھی شہ پارہ اب تک علامہ شرف الدین بوصیریؒ کے قصیدہ بردہ شریف کی رفعت وعظمت اور مقبولیت تک نہیں پہنچ سکا، بلاشبہ اخلاص، محبت اور عشق رسولؐ کے ساتھ ساتھ فصاحت، بلاغت اور فنی محاسن کے اعتبار سے آج تک اس شان کا دوسرا قصیدہ نہیں لکھا گیا۔اس قصیدہ کا ایک ایک شعر الگ شان کی تاثیر کا حامل ہے زبان کی سلاست، بیان کی شیرینی، بندشوں کی چستی، الفاظ کی شان وشوکت، تراکیب کی معنویت ونغمگیت اور علمی ادبی محاسن کی وجہ سے یہ قصیدہ عربی زبان کے بہترین قصائد میں شمار ہوتا ہے۔ اہلِ سماع اس قصیدہ کو درد وسوز کے ساتھ پڑھتے ہیں، اہل دل اس کی تلاوت کو اپنے معمولات میں شامل رکھتے ہیں، مریض اس کے وسیلہ سے شفا طلب کرتے ہیں اور اہل ذوق کو اس کی تلاوت وسماعت سے تسکین حاصل ہوتی ہے۔قصیدہ نگار کتنا بڑا عاشق رسولؐ تھا۔اس کے دل میں محبت رسولؐ کا جو سمندر موج زن تھا اس کا سراغ ہمیں قصیدہ کے اشعار سے ملتا ہے۔

اس قصیدے کا اصل نام ''الکواکب الاریۃ فی مدح خیر البریہ'' ہے لیکن یہ ''بردہ'' کے نام سے مشہور ہے۔''بردہ'' ایسی چادر کو کہتے ہیں جس میں مختلف رنگوں کی دھاریاں ہوں۔ چونکہ قصیدہ میں بھی موضوعات کی گونا گونی پائی جاتی ہے اس لیے اسے ''بردہ'' کہتے ہیں۔ دوسری روایت یہ ہے کہ امام بوصیریؒ نے یہ قصیدہ خواب میں زیارت کے وقت حضور اکرمؐ کو پڑھ کر سنایا جس پر آپؐ نے انھیں اپنی بردہ شریف سے نوازا تھا۔دنیا کی تمام معروف زبانوں میں اس قصیدے کے بے شمار منظوم ومنثور تراجم کیے گئے،شروح لکھی گئیں اس کے آداب وبرکات پر مستقل رسائل تحریر کیے گئے الغرض اس قصیدہ کو جو معجزاتی مقبولیت ملی اس کا اندازہ کرنا دشوار ہے۔ جہاں دنیا کی دوسری بڑی زبانوں میں اس قصیدہ کے منظوم تراجم ہوئے وہاں پنجابی زبان بھی اس قصیدہ کے جذب وسرور اور رنگ ونور کے سانچوں میں ڈھلے اشعار کی ترجمانی میں پیچھے نہیں رہی۔ پنجاب یونیورسٹی سے اس موضوع پر ''قصیدہ بردہ شریف دے پنجابی ترجمے: تاریخ تے تجزیہ'' کے عنوان سے تحقیقی مقالہ پر ناہید ظفر دختر ظفر اقبال کو پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی جاری ہو چکی ہے۔قصیدہ بردہ شریف کا پنجابی میں ترجمہ کرنے والوں میں سے مندرجہ ذیل نام سامنے آئے ہیں۔ (۱) حافظ برخوردار (۲) سید وارث شاہ (۳) محمد عزیز الدین (۴) شہیدی (۵) مولوی اسماعیل فاضل دیوبندی (۶) پیر نیک عالم (۷) خواجہ غلام مرتضیٰ (۸) حافظ خان محمد (۹) محمد مطیع اللہ (۱۰) جان محمد (۱۱) محمد شاہ (۱۲) ڈاکٹر احمد حسن قریشی قلعداری (۱۳) ڈاکٹر مہر عبدالحق (۱۴) محمد انور عنیق (۱۵) حافظ محمد صدیق (۱۶) اسیر عابد (۱۷) سید حبیب اللہ شاہ شوق (۱۸) غلام حیدر امرتسری۔ جہاں دوسرے شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس قصیدے کے پنجابی میں تراجم لکھے وہاں عساکر پاکستان

سے منسلک افراد بھی کسی سے پیچھے نہ رہے۔ مندرجہ ذیل عسکری شعرا نے قصیدہ بردہ شریف کا منظوم پنجابی ترجمہ کیا۔

## ا۔ قصیدہ بردہ (منظوم پنجابی ترجمہ) از لیفٹیننٹ کرنل محمد حامد

لیفٹیننٹ کرنل محمد حامد پاکستان آرمی کی ایجوکیشن کور سے ۱۹۹۷ء میں ریٹائر ہوئے، پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں۔ آج کل ہاؤس نمبرا۔ ۱۰۷، گلی نمبر ۱۰، چکلالہ سکیم ۳، راولپنڈی میں رہائش پذیر ہیں۔ لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد حامد کی کتاب ''قصیدہ بردہ'' علامہ شرف الدین بوصیریؒ کے عربی زبان میں لکھے گئے ''قصیدہ بردہ شریف'' کا منظوم پنجابی ترجمہ ہے۔ ۸۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۲۰۱۷ء میں اکادمی فروغ نعت پاکستان، اٹک سے شائع ہوئی۔ اکادمی فروغ نعت پاکستان، اٹک کو یہ شرف حاصل ہے کہ انھوں نے قصیدہ بردہ نمبر شائع کیا اور یہ عہد کیا کہ منظوم تراجم اور شرح کو الگ الگ کتابی صورت میں بھی شائع کیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلہ کے پہلے قدم کے طور پر لیفٹیننٹ کرنل محمد حامد کے منظوم پنجابی ترجمہ کو ڈاکٹر ارشد محمود ناشادؔ کے تعارف کے ساتھ شائع کیا۔ ڈاکٹر محمد حامد جو کہ اردو، پنجابی اور فارسی کے قادر الکلام شاعر ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف سے والہانہ لگاؤ رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے پنجابی کے علاوہ اردو میں بھی قصیدہ بردہ شریف کا ترجمہ کیا ہے۔ جناب سید شاکر القادری چشتی نظامی بانی و چیئر مین اکادمی فروغ نعت پاکستان لکھتے ہیں:

> ''قصیدہ بردہ شریف کا زیرِ نظر منظوم پنجابی ترجمہ ڈاکٹر محمد حامد کے جذب وشوق، محنت و ریاضت اور قصیدہ بردہ سے والہانہ محبت کا خوبصورت اظہار ہے۔ انھوں نے کمال مہارت سے اس قصیدہ کا مصرع ترجمہ کیا ہے۔ کسی بھی شاعر کی تخلیق میں موجود رعنائیوں اور جذبات واحساسات کو کسی دوسری زبان میں اپنی اصل شان وشوکت کے ساتھ منتقل کرنا ناممکن نہ بھی ہوتو مشکل ضرور ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے جہاں سادہ اور آسان فہم زبان میں قصیدہ بردہ شریف کے معانی و مطالب کو اپنے قاری تک پہنچانے کی کامیاب سعی کی ہے وہاں ان کے ترجمہ میں تخلیقی وفور کی رعنائیاں بھی موجود ہیں۔ رواں دواں اور مترجم بحر کے انتخاب نے ترجمے کو مزید تاثیر عطا کی ہے۔''(۱۰)

پنجابی زبان جو کہ بلا شبہ دُنیا کی بڑی زبانوں میں شامل ہے، اس میں قصیدہ کے کئی منظوم و منثور تراجم موجود ہیں۔ جن میں ڈاکٹر حامد کا منظوم پنجابی ترجمہ اُن کے شوق کا اظہار اور محنت کا آئینہ ہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشادؔ، ڈاکٹر محمد حامد کے بارے لکھتے ہیں:

> ''موصوف اردو، پنجابی اور فارسی کے شاعر اور وسیع المطالعہ دانش ور ہیں۔ مذہب سے گہری وابستگی اور رسول کائناتؐ سے حقیقی دل بستگی نے ان کے اندر کو روشن اور مزاج کو سوز گداز کی بیش بہا دولت ارزانی کی ہے۔ طبیعت کے اسی رنگ و آہنگ کے باعث شعری اصناف میں وہ حمد و نعت اور منقبت کی طرف زیادہ مائل ہیں۔ نعتیہ محافل میں شرکت اور اپنے گھر پر ایسی مجالس کا اہتمام ان کے معمولات میں شامل ہے۔ قصیدہ بُردہ شریف سے ان کی غیر معمولی وابستگی ہی اس کے ترجمے کا محرک ہے۔ یہ ترجمہ شعر بہ شعر بلکہ مصرع بہ مصرع ہے۔ رواں دواں پنجابی بحر کے انتخاب نے اس کی مٹھاس میں اضافہ کیا ہے۔ قصیدے کی پوری دس

فصلوں کو کمال مہارت اور فنی قدرت کے ساتھ پنجابی کے قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ تخلیق کے اصل ذائقے اور شاعر کے انداز بیاں کو ترجمے کے ذریعے ظاہر کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔ فکرِ شاعر اور منہاج شاعر کو ترجمے کی حریم میں اُتارلانا بھی کارآساں نہیں۔ ڈاکٹر حامد کا زیرِ نظر ترجمہ اس خوبی کا حامل ہے کہ انھوں نے فکرِ شاعر اور منہاج شاعر کا پورا خیال رکھنے کا جتن کیا ہے اور ان کی یہ سعی و کاوش اور حزم احتیاط ترجمے کے بطون سے جھانکتی دکھائی دیتی ہے۔ ترجمے کی زبان شعریت کے حسن سے مالا مال ہے۔ لفظیات کے باعث ترجمے کی فضا پنجابی کے رنگ میں رنگی نظر آتی ہے۔ قصیدہ بُردہ شریف کے پنجابی ترجموں میں یہ ترجمہ ایک خوش گوار اضافہ ہے۔'' (۱۱)

اس قصیدہ کی کل دس فصلیں ہیں۔ پہلی فصل میں ۱۲ا اشعار، دوسری فصل میں ۱۱۶ اشعار، تیسری فصل میں ۱۳۱ اشعار، چوتھی فصل میں ۱۱۳ اشعار، پانچویں فصل میں ۱۱۷ اشعار، چھٹی فصل میں ۱۱۷ اشعار، ساتویں فصل میں ۱۱۳ اشعار، آٹھویں فصل میں ۲۲ اشعار، نویں فصل میں ۱۱۲ اشعار اور دسویں فصل میں ۱۱۰ اشعار شامل ہیں۔ اس طرح ان دس فصلوں میں کل ۱۱۶۳ اشعار ہیں۔

## نمونہ کلام

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلىٰ
حُبِّ الرِّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ
نفس ہے اُس نیانے ورگا جو دُدھ پیندا جاوے
چھٹ دی ناہیں عادت ، جد تک کوئی نہ آن چھڑاوے
فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ
لوبھ حرص دی عادت چھڈ کے اس تے کاٹھی پالے
نفس پلید دے شرتوں اپنی چھیتی جان چھڑالے
وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ
ظالم نفس ازل دا بھکھا عمل دی کھیتی چردا
ہمت کر کے روک لے اس نوں، راکھا بن توں گھر دا
كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

نفس فریبی زہر اپنے امرت کر وکھاوے
جیہڑا رج رج کھاوے اس نوں چھیکڑ جان ونجاوے(۱۲)

## ۲۔قصیدہ بردہ شریف از نائب صوبیدار محمد انور بسراء

چودھری محمد انور بسراء کا تعلق نارووال شہر سے ہے، مگر آج کل شاداب کالونی لاہور میں مقیم ہیں۔ وہ ۱۲۸ کتوبر ۱۹۸۲ء کو پاکستان آرمی سے نائب صوبیدار کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ انھوں نے قصیدہ بردا شریف کا پنجابی میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کے کل ۸۷ صفحات ہیں۔ یہ کتاب شہکار پبلی کیشنز فیصل آباد کی طرف ۲۰۱۴ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کے شروع میں شاعر نے اپنا مختصر تعارف لکھا ہے۔ جناب بوصیریؒ نے نبی پاک ﷺ کی شان میں کئی قصیدے لکھے۔ جب بوصیریؒ فالج کی بیماری میں مبتلا ہوئے تو اُنہوں نے قصیدہ بُردہ شریف لکھا۔ اس قصیدہ کے کل دس فصل اور ۱۶۵ اشعار ہیں۔ محمد انور بسراء نے اس کا پنجابی منظوم ترجمہ کیا۔ محمد انور بسراء لکھتے ہیں:

> ''میں جدوں جناب بوصیریؒ دے قصیدہ بردہ شریف تے ایہدا اُردو ترجمہ پڑھیا تے میرے من وچہ وی خیال آیا کہ میں وی ایہدا پنجابی نظم وچہ ترجمہ کراں فیر ایہہ سوچاں کہ میں چھوٹا تے کم وڈا اے ایہناں سوچاں وچ ای کئی مہینے لنگھ گئے۔ تے فیر جدوں رب کریم دی مہر ہوئی تے میں ایس قصیدے دا دوہناں وچ ترجمہ کردا تے جناب میاں محمد بخش ہوراں دی کتاب سیف الملوک دے بحر وچ کیتا۔''(۱۳)

نمونہ کلام

فَلاَ تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَشَهْوَتِهَا
اِنَّ الطَّامَ یُقَوِّیْ شَهْوَةَ النَّهَمِ
باغی نفس دے آکھے لگ کے ناں جا ول گناہواں
جناں رج کھوالی جاسیں کہسی بہتا کھاواں
فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِمِ
نفس تیرا جس گلے راضی اوہ گل مول ناں منیں
ہرگز غالب ہون ناں دیویں پہلوں گاٹا بھنیں
وَرَاعِهَا وَهِیَ فِی الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَاِنْ هِیَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰی فَلاَ تُسِمِ

ایس دی متے مول ناں لگیں نیک عمل کھا جاسی
جے اعتبار توں ایس دا کیتا کھوہے وچ ڈباسی
کَـمْ حَسَّـنَـتْ لَـذَّةً لِّـلْـمَـرْءِ قَـاتِـلَةً
مِّـنْ حَيْـثُ لَـمْ يَـدْرِ أَنَّ السَّـمَّـه فِيْ الدَّسَمِ
مٹھی شے ناں مافق آوے مول ناں کھاویں بھورا
کھاندیاں دے سواد زیادہ اثر ہُندہ اے موہرا(۱۴)

## کلام اقبال کا پنجابی ترجمہ

حکیم الامت علامہ اقبال کے افکارِ عالیہ کی تفہیم کے لیے پنجابی زبان میں کئی علماء نے اُن کی کچھ فارسی اور اردو کتابوں یا نظموں کے پنجابی تراجم کیے۔ افواج سے تعلق رکھنے والے عسکری جوانوں نے بھی کلام اقبال کے پنجابی میں تراجم کیے ہیں۔ شریف کنجاہی نے ''خطبات اقبال'' (پنجابی ترجمہ: ۱۹۷۷ء)، علم الاقتصاد (پنجابی ترجمہ: ۱۹۷۷ء) اور جاوید نامہ (منظوم پنجابی ترجمہ: ۱۹۷۷ء) لکھیں۔ شریف کنجاہی نے علامہ اقبال کی انگریزی کتاب Reconstruction of Religious Thoughts in Islam کو پنجابی کے قالب میں ڈھالا اور بڑی عرق ریزی اور جان فشانی سے انگریزی الفاظ کے مترادفات کا چناؤ کیا ہے۔ سپاہی نصیر احمد ناصرؔ جن کا تعلق موضع کو ہلیاں، ڈاکخانہ چکوڑا، تحصیل وضلع چکوال سے ہے اور پاکستان آرمی کی انجنیئر نگ کور سے ۱۹۷۴ء میں ریٹائر ہوئے اُنہوں نے اپنی کتاب ''فکرِ جمیل'' میں کلام اقبال کا پنجابی منظوم ترجمہ لکھا ہے۔ حاجی نصیر احمد ناصرؔ کی پنجابی شاعری کی کتاب ''فکرِ جمیل'' ۴۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ابھی چھپی نہیں ہے مگر کمپوز ہوگئی ہے۔ اب شاعر نے اس کی غلطیاں دور کر کے دوبارہ کمپوزر کے پاس بھیج دی ہے۔ جلد ہی یہ کتاب چھپ کر سامنے آجائے گی۔ اس کتاب میں حمدیہ اور نعتیہ کلام کے علاوہ علامہ اقبالؒ کے شکوہ اور جواب شکوہ کا منظوم پنجابی ترجمہ ہے۔

شکوہ

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
نوعِ انسانی کو غلامی سے چھڑایا ہم نے
تیرے کعبے کو جبینوں سے بسایا ہم نے
تیرے قرآن کو سینوں سے لگایا ہم نے
پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں
ہم وفادار نہیں تو بھی تو دلدار نہیں

ترجمہ

صفحہ ہستی توں باطل دیاں ظلمتاں نوں آپے دس ہاں کیتا اے دور کس نے
جکڑی ہوئی غلامی دے وچ دنیا کیتی حاضر وچ تیرے حضور کس نے

لا کے سینے سنگ تیرا قرآن ہر سو کیتا ذکر ہے تیرا مشہور کس نے
کعبے تائیں جبیناں دے نال مالک نال سجدیاں کیتا معمور کس نے
ساڈے نال فِر وی رہیا گلہ تیرا مسلمان تیرا وفادار نئیں اے
مسلمان جے نئیں وفادار تیرا مسلمان دا توں دلدار نئیں اے(۱۵)

جوابِ شکوہ

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے
نوعِ انسان کو غلامی سے چھڑایا کس نے
میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے
میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے
تھے تو آباء وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

ترجمہ

بزم ہستی سی منیا اسلاف تیرے شرِ کفر شیطان نوں دور کیتا
ہے سَن دُور جو عقل و شعور کولوں اُنہاں صاحب عقل و شعور کیتا
صحن حرم جبیناں دے نال بے شک ضیا بار کیتا نور و نور کیتا
کر کے سینے آباد قرآن دے نال اُوہناں سینیاں نوں مِثل طور کیتا
ایہہ تے منیا اوہ ہے سَن اسلاف تیرے عزت شرف تے اوہ مقام لے گئے
توں کی دتا اے دِین اسلام تائیں کیہ اوہ نال ہی دین اسلام لے گئے(۱۶)

## پنجابی سے انگریزی اور اردو میں تراجم

عسا کر پاکستان سے منسلک افراد نے صوفی شعرا کے کلام کو انگریزی اور اردو میں ترجمہ کر کے لکھا ہے جن سے تمام لوگوں کو ان صوفی بزرگوں کے کلام کو سمجھنے کا موقع ملا ہے۔ شریف کنجاہی نے ''کہے فرید'' (بابا فرید کے کلام کا منظوم اردو ترجمہ،۱۹۷۸ء)، ''پیر وارث شاہ'' (نثری اردو ترجمہ،۱۹۹۲ء) اور ''ابیات فرید'' (متن اور اردو ترجمہ،۲۰۰۶ء) لکھا۔ لیفٹیننٹ کرنل خالد مصطفٰی نے بھی کچھ پنجابی نظموں کا اردو میں ترجمہ کیا ہے انھوں نے حنیف زاہد کی پنجابی نظم ''سرگھی ویلا'' کا اردو منظوم ترجمہ ''سحری کا وقت'' کے عنوان سے کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے مشتاق عاجزؔ کی پنجابی شاعری کا منظوم اردو ترجمہ کیا اور پھر فرخندہ لودھی کی پنجابی کہانی ''سوہنا پنچھی'' کا اردو ترجمہ ''خوبصورت پرندہ'' کے عنوان سے کیا۔ عسکری شعرا نے مندرجہ ذیل کتب میں پنجابی سے انگریزی اور اردو میں تراجم کیے۔

۱۔Sufi Poetry of Pakistan

بریگیڈیر صفدر علی شاہ جن کا تعلق تحصیل وزیر آباد کے قصبہ گکھڑ منڈی سے قریباً چار کلومیٹر شمال مغرب میں واقع ایک گاؤں باگڑیاں کہنہ سے ہے، پاکستان آرمی کی ایجوکیشن کور سے بریگیڈیر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ آج کل ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد میں ڈائریکٹر جنرل سی پیک کے عہدے پر فائز ہیں، ان کی ترجمہ کے حوالے سے لکھی ہوئی کتاب "Sufi Poetry of Pakistan" ۲۰۱۷ء میں دوست پبلی کیشنز پلاٹ نمبر ۱۱۰، گلی نمبر ۱۵، آئی ۹/۲، اسلام آباد سے چھپی۔ یہ کتاب ۱۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۱۳ صوفی شعرا کے منتخب کلام کا انگریزی زبان میں منظوم ترجمہ کیا گیا ہے جن میں بابا فرید گنج شکر، شاہ عبداللطیف بھٹائی، سید وارث شاہ، سچل سرمست، جام درک، میاں محمد بخش، مست توکلی اور خواجہ غلام فرید شامل ہیں۔ اس کتاب کے پیش لفظ میں انجنیئر محمد اصغر، نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اسلام آباد لکھتے ہیں:

> "Dr Safdar has done a wonderful job by translating poetry of Pakistan's Sufi saints into English. It will help to preserve not only the original text of their poetry, but also pass the assence of their message to the future generations that are getting detached from our regional languages and dialects, and are losing touch with the roots of our culture and faith."(17)

اس کتاب میں صوفی شعرا کا انگریزی زبان میں تعارف لکھا ہے پھر اُن کے کلام کے ساتھ ساتھ انگریزی منظوم ترجمہ درج ہے۔ بریگیڈیر صفدر علی شاہ کی اس کاوش سے بیرونی ملک صوفی شعرا کے کلام سے آگاہی ہوگی۔ اور لوگوں کو صوفی شعرا کے کلام کو سمجھ کر اس سے استفادہ کرنے کا موقع ملے گا۔

نمونہ کلام

رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سُکا کر ہریا
بوٹا آس امید میری دا کردے میوے بھریا

Send showers of mercy O Lord;
make my parched garden green and fresh
And bless the plant of my hope
and aspiration with mellow fruitfulness

لوئے لوئے بھرلے کُڑیے جے تُدھ بھانڈا بھرنا
شام پئی بن شام محمد گھر جاندی نے ڈرنا

Fill the pail of water O Lass, as the sunlight still trails
You'll be afraid of going home when darkness prevails

دشمن مرے تے خوشی نہ کریے سجناں وی مر جانا
ڈیگر تے دن گیا محمد اوڑک نوں ڈب جانا

Don't rejoice on death of an enemy, the friends will also die
The day is dying O Muhammad, the sun will leave the sky(18)

## ۲۔ بابا فرید کے کلام کا منظوم انگریزی ترجمہ

اس کتاب میں بریگیڈیر صفدر علی شاہ نے حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے کلام کا منظوم انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب ابھی زیرِ طبع ہے۔

## ۳۔ من کے تار

میجر سید ضمیر جعفری نے ''مَن کے تار'' کے عنوان سے اپنے ننھیالی بزرگ صوفی سید محمد شاہ کے پنجابی پوٹھوہاری ابیات کو اردو کے قالب میں ڈھالا اور اس کا منظوم ترجمہ کیا۔ یہ منظوم ترجمہ لوک ورثہ اسلام آباد نے ۱۹۷۷ء میں شائع کیا۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۶ء میں منظرِ عام پر آیا۔ جس میں اشاعت اول کے جملہ مندرجات من وعن شامل کیے گئے۔ اس دوسری اشاعت میں بہت سے غیر مطبوعہ ابیات کے منظوم تراجم کا اضافہ کیا گیا اور بعد میں اس کا اردو ترجمہ کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ضمیر جعفری کی والدہ نمازِ فجر کے بعد چند آیات کا زبانی وِردفرمایا کرتی تھیں جس کو جعفری صاحب کے حافظے نے محفوظ کیا۔ بعد میں کچھ مزید تحریری صورت میں پنجابی مواد حاصل کیا اور اسے ترجمے کے قالب میں ڈھالا۔

## ۴۔ من میلہ

میجر سید ضمیر جعفری ''من کے تار'' اور ''ولایتی زعفران'' کے بعد ایک کامیاب مترجم کی حیثیت سے اُبھر کر سامنے آئے تھے۔ اس لیے جب لوک ورثہ اسلام آباد نے مشہور صوفی شاعر میاں محمد بخش کی مقبول ترین پنجابی داستان ''سیف الملوک'' کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کا ارادہ کیا تو نظرِ انتخاب سید ضمیر جعفری ٹھہرے۔ آپ نے اس کام کو انتہائی باریکی اور جانفشانی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ لوک ورثہ اشاعت گھر اسلام آباد نے اسے پہلی دفعہ مئی ۱۹۸۰ء اور دوسری دفعہ جون ۱۹۸۷ء میں شائع کیا۔ اس میں ابیات کی تعداد دس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ مثنوی میں اگرچہ ایک آدم زاد شہزادے (سیف الملوک) اور ایک خالص پری پیکر (بدیع جمال) کی داستانِ محبت بیان کی گئی ہے مگر مصنف کا اصل منشا اس حوالے سے مشاہداتِ نظری اور واردات قلبی کا اظہار تھا۔ ضمیر جعفری نے پنجابی زبان کے لہجے کی شاعری کو اردو میں منتقل کرنے کی سعی کی اور تقریباً ۸۷۰ کے قریب اشعار کا منظوم اُردو ترجمہ کیا۔ اس سے ایک طرف نہ صرف ترجمہ نگاری کو فروغ ملا بلکہ دوسری طرف اس صاحبِ دل فقیر اور طریقت کے عارف کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچا۔

## ۵۔کلام حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکرؒ (ترجمہ معہ فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے بابا فرید کے کلام کا اردو ترجمہ معہ فرہنگ لکھا ہے۔ بابا فرید کے شلوک کا اردو ترجمہ اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں جس سے بابا فرید کا کلام سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ کتاب جون ۲۰۱۵ء میں مکتبہ یوسفیہ لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۱۲۸ صفحات ہیں۔

## ۶۔کلام حضرت بابا بلھا شاہؒ (اردو ترجمہ معہ فرہنگ)

اس کتاب میں بھی نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت بابا بلھے شاہ کے کلام کا اردو ترجمہ کیا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب جون ۲۰۱۵ء میں مکتبہ یوسفیہ لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۱۵۱ صفحات ہیں۔

## ۷۔کلام حضرت شاہ حسینؒ (اردو ترجمہ معہ فرہنگ)

اس کتاب میں محمد انور بسراء نے حضرت شاہ حسینؒ کے کلام کا اردو ترجمہ کیا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب ۲۰۱۸ء میں زاویہ پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۱۶۲ صفحات ہیں۔

## ۸۔سفر العشق سیف الملوک و بدیع الجمال (اردو ترجمہ معہ فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے میاں محمد بخش کی کتاب سیف الملوک کا اردو ترجمہ کیا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب فروری ۲۰۱۵ء میں ہجویری بک شاپ لاہور سے شائع ہوئی۔ اور اس کے ۹۵۲ صفحات ہیں۔

## ۹۔کلام حضرت سید وارث شاہ: ہیر رانجھا (ترتیب و ترجمہ معہ فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت سید وارث شاہ کی کتاب ہیر رانجھا کو ترتیب دے کر اُس کا اردو ترجمہ لکھا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے۔ یہ کتاب ۲۰۱۸ء میں زاویہ پبلی کیشنز لاہور سے شائع ہوئی اور اس کے ۹۰۴ صفحات ہیں۔

## ۱۰۔کلام حضرت سلطان باہوؒ (ترجمہ معہ فرہنگ)

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت سلطان باہو کے ابیات کا اردو ترجمہ لکھا اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔ یہ کتاب ابھی زیرِ طبع ہے اس کا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔

## ۱۱۔مجموعہ کلام حضرت بابا بلھا شاہؒ

اس کتاب میں نائب صوبیدار محمد انور بسراء نے حضرت بابا بلھے شاہ کے سارے کلام کا مجموعہ تیار کیا ہے اور اس کلام کا اردو ترجمہ اور مشکل الفاظ کے معانی لکھے ہیں۔ یہ کتاب سات سو صفحات سے زیادہ کی ہے اور یہ ابھی زیرِ طبع ہے۔

## ۱۲۔ابیات حضرت سلطان باہوؒ (اردواورانگریزی ترجمہ)

اس کتاب میں نائیک عالم نواز ہزاروی نے حضرت سلطان باہو کے ابیات کا اردو اور انگریزی زبان میں ترجمہ لکھا ہے۔اس کتاب کے کل ۱۹۲ صفحات ہیں اور یہ کتاب ۲۰۱۲ء میں پرل گرافکس اردو بازار راولپنڈی سے چھپی۔اس کا انتساب حضرت خواجہ اویس قرنیؓ کے نام کیا گیا ہے۔ابیات سلطان باہوؒ کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ کرنے سے اس صوفی شاعر کا کلام بیرون ملک میں پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوئی۔آسان اور سادہ زبان میں نثری ترجمہ لکھا گیا ہے۔اردو میں ترجمہ انھوں نے خود لکھا ہے۔جب کہ انگریزی میں ترجمہ ان کی بھانجی ثناء طارق نے کیا ہے۔کتاب کا آغاز حضرت سلطان باہوؒ کی حالات زندگی سے کیا گیا ہے اُس کے بعد اُن کے ۱۹۲ ابیات کا اردو نثر میں ترجمہ لکھا ہے اور پھر ان ابیات کا انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

## حوالہ جات


۱۔ نورالحسن نیر، مولوی، نوراللغات، جلد دوم، اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، طبع اول، ۱۹۸۵ء، ص:۲۵۰

۲۔ آکسفورڈ پریکٹیکل ڈکشنری، انگلش ٹو اردو، لاہور: اورینٹل بک سوسائٹی، س ن، ص:۶۳۷

۳۔ ناظر حسین زیدی، ڈاکٹر، عبداللہ خان، ڈاکٹر، قیوم نظامی، مؤلفین: لغات نظامی اردو، لاہور: گلوب پبلشرز، طبع اول، ۱۹۸۱ء، ص:۱۹۹

۴۔ محمد امین بھٹی، الحاج، پاکٹ اظہر اللغات اردو، لاہور: اظہر پبلشرز، مطبع اول، ۱۹۷۹ء، ص:۲۲۲

۵۔ مولا بخش کشتہ امرتسری، میاں، پنجابی شاعراں دا تذکرہ، لاہور: عزیز پبلشرز، ۱۹۸۱ء، ص:۳۱۵

۶۔ ایضاً، ص:۲۶۲

۷۔ شریف کنجاہی، ساہواں داویزا، آپ بیتی، لاہور: شرکت پرنٹنگ پریس، ۲۰۰۵ء، ص:۱۶

۸۔ محمد منشاء تابش قصوری، مولانا، فلیپ: مصباح القرآن، از محمد ساجد ڈھلوں، لاہور: گنج شکر پرنٹرز، ۲۰۱۷ء

۹۔ محمد ساجد ڈھلوں، مصباح القرآن، لاہور: گنج شکر پرنٹرز، ۲۰۱۷ء، ص:۱۸۷

۱۰۔ شاکر القادری چشتی نظامی، سید، فلیپ: قصیدہ بردہ (منظوم پنجابی ترجمہ)، از ڈاکٹر محمد حامد، اٹک: اکادمی فروغ نعت پاکستان، ۲۰۱۷ء

۱۱۔ محمد حامد، ڈاکٹر، قصیدہ بُردہ شریف (منظوم پنجابی ترجمہ)، اٹک: اکادمی فروغ نعت پاکستان، ۲۰۱۷ء، ص:۱۶۔۱۵

۱۲۔ ایضاً، ص:۲۶

۱۳۔ محمد انور بسرا، چودھری، قصیدہ بردہ شریف، فیصل آباد: شہکار پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء، ص:۴

۱۴۔ ایضاً، ص:۱۲۔۱۱

۱۵۔ نصیر احمد ناصر، حاجی، فکر جمیل، زیر طبع، ص:۱۶۷

۱۶۔ ایضاً، ص ۱۹۷

17. Safdar Ali Sha, Dr., Sofi Poetry Of Pakistan, Islamabad, Dost Publications, 2017, P:8

18. Ibid, P:113


☆......☆......☆